سوال

اللہ سبحانہ وتعالی نے درج ذیل آیت میں دوران وضوء پاؤں کا مسح کرنے کا ذکر کیوں کیا ہے : وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ . ہم نے تو دوران وضوء پاؤں دھونے کی تعلیم حاصل کی ہے ، اس آیت میں وامسحوا کا کلمہ کیوں آیا ہے ؛ کیونکہ میری سہیلی نے یہ سوال کیا اور کہنے لگی میں تو دوران وضوء اپنے پاؤں کا مسح کرتی ہوں ، دھوتی نہیں ، میں تو اسے کوئی جواب نہ دے سکی ، کیا یہ اعجاز کی کوئی قسم ہے ، اور دھونے کے بدلے مسح کا ذکر کرنے میں کیا حکمت ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

وضوء میں پاؤں دھونا فرض ہیں ، مسح کرنا کافی نہیں ، آپ کی سہیلی نے اس آیت سے مسح کا مفہوم لیا ہے وہ صحیح نہیں

پاؤں دھونے کی دلیل بخاری اور مسلم شریف کی درج ذیل حدیث ہے :

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے ، چنانچہ وہ ہمارے ساتھ ملے تو ہم نماز عصر میں تاخیر کر چکے تھے ، چنانچہ ہم نے وضوء کیا اور اپنے پاؤں پر مسح کرنا شروع کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے دو یا تین بار یہ فرمایا : ایڑیوں کے لیے آگ کی ہلاکت ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (163) صحیح مسلم حدیث نمبر (241).

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنی ایڑیاں نہیں دھوئی تھیں ، تو اسے فرمانے لگے :

" ایڑیوں کے لیے آگ ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (242).

ایڑی پاؤں کے پچھلے حصے کو کہتے ہیں

ابن خزیمہ کہتے ہیں :

اگر مسح کرنے والا فرض ادا کرنے والا ہوتا تو اسے آگ کی وعید نہ سنائی جاتی

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کی طریقہ کے متعلق تواتر کے ساتھ احادیث ملتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں دھوئے ، اور وہ اللہ تعالی کے حکم کی وضاحت فرما رہے تھے

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی سے اس کی مخالفت نہیں ملتی، صرف علی بن ابی طالب سے، اور نہ ہی ابن عباس اور انس رضی اللہ تعالی عنہم سے یہ ملتا ہے

اور ان سے بھی ایسا کرنے سے رجوع ثابت ہے، عبدالرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کا پاؤں دھونے پر اجماع ہے، اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے" انتہی

دیکھیں: فتح الباری (320/1).

اور درج ذیل آیت میں جو یہ فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو جب تم نماز کے کھڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں ٹخنے تک المآئدۃ (6).

یہ آیت پاؤں کے مسح کرنے کے جواز پر دلالت نہیں کرتی، اس کی وضاحت کچھ اس طرح ہے:

آیت میں دو قرآتیں ہیں:

پہلی قرآت:

وَأَرْجُلَكُمْ لام پر زبر کے ساتھ اس طرح ارجل کا عطف وجہ پر ہوگا اور چہرہ دھویا جاتا ہے، تو اس طرح پاؤں بھی دھوئے جائینگے، گویا کہ اصل میں آیت کے الفاظ اصل میں اس طرح ہونگے: اغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وارجلکم الی الکعبین وامسحوا بروؤسکم

یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں ٹخنوں تک دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو

لیکن پاؤں دھونے کا ذکر مؤخر کرتے ہوئے سر کا مسح کرنے کے بعد ذکر کیا گیا ہے، جو کہ وضوء کرنے میں اعضاء کی ترتیب پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ وضوء میں ترتیب اسی طرح ہے، کہ پہلے چہرہ دھویا جائے، پھر بازو اور پھر سر کا مسح اور پھر پاؤں دھوئے جاتے ہیں

دیکھیں: المجموع للنووی (471/1).

دوسری قرآت:

وَأَرْجُلِكُمْ لام پر کسرہ یعنی زیر کے ساتھ، تو اس طرح اس کا عطف الراس پر ہوگا، اور سر کا مسح ہے، تو اس طرح پاؤں کا بھی مسح ہوگا

لیکن سنت نبویہ سے ثابت ہے کہ موزے یا جرابیں پہن رکھی ہوں تو ان پر مسح کرنے کی کچھ شرطیں ہیں جو سنت میں معروف ہیں

دیکھیں: المجموع للنووی (450/1) الاختیارات (13).

موزوں پر مسح کرنے کی شروط معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (9640) کے جواب کا مطالعہ کریں

تو اس سے یہ واضح ہوا کہ دونوں قرآتیں ہی پاؤں کے مسح کرنے پر دلالت نہیں کرتیں، بلکہ پاؤں دھونے یا پھر موزے پہنے ہونے کی حالت میں مسح کرنے پر دلالت کرتی ہیں

بعض علماء کرام (زیر والی قرآت کی حالت میں) کا کہنا ہے کہ یہاں مسح کا ذکر کرنے حالانکہ پاؤں دھونے ہیں، میں حکمت یہ ہے پاؤں دھوتے وقت پانی کم از کم استعمال کیا جائے،

کیونکہ عام طور پر پاؤں دھوتے وقت پانی میں اسراف کیا جاتا ہے، چنانچہ آیت میں مسح کا حکم دیا، یعنی پاؤں دھونے میں پانی کا اسراف نہ کیا جائے

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" اور یہ بھی احتمال ہے کہ مسح سے مراد خفیف دھونا مراد ہو، ابو علی فارسی کہتے ہیں : خفیف سے دھونے کو عرب دھونا اور غسل کہتے ہیں، چنانچہ وہ کہتے ہیں : تمسحت للصلاۃ یعنی میں نے نماز کے لیے وضوء کیا " انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (186/1).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" پاؤں کا مسح کرنے کے ذکر میں یہ تنبیہ ہے کہ پاؤں پر پانی کم بہایا جائے، کیونکہ عام طور پر انہیں دھونے میں اسراف سے کام لیا جاتا ہے " انتہی

دیکھیں : منھاج السنۃ (174/4).

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

69761